کیتھولك مذہب کی عورت خاوند کو ناپسند کرنے کی وجہ سے طلاق لیکر مسلمان مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے

كاثوليكية تكره زوجها وتريد طلاقه والزواج من مسلم

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

كيتھولك مذہب كی عورت خاوند كو ناپسند كرنے كی وجہ سے طلاق ليكر مسلمان مرد سے شادی كرنا چاہتی ہے

ميرے عزيز بھائيو ميں كيتھولك مذہب ركھنے والی عورت ہوں اور كئی برس سے شادی شدہ بھی ميری خوبصورت سی دو بيٹياں بھی ہيں، تقريبا پانچ برس سے ميں اپنے خاوند كو پسند نہيں كرتی، ليكن طلاق كے متعلق كبھی سوچا بھی نہيں تھا، كيونكہ ميرا دين اس كی اجازت نہيں ديتا.
پچھلے برس ميں اپنے آپ پر كنٹرول نہ ركھ سكی اور ايك چھوٹی عمر كے مسلمان نوجوان كے ساتھ حرام تعلقات قائم كر بيٹھی، اور اس بنا پر كہ وہ ہمارے ليے ايك فليٹ كرايہ پر لے ميں نے اس كے ساتھ عرفی نكاح پر دستخط بھی كر ديے، ليكن جب اس كے خاندان والوں كو علم ہوا تو اس نے وہ كاغذ پھاڑ ديا، ہمارے يہ تعلقات صرف ايك ہفتہ رہے اور پھر ميں نے توبہ كر لی، اور وہ بھی اس سے توبہ كر چكا ہے.
اور اس نے اب ايك مسلمان لڑكی سے منگنی كر لی ہے، اور مجھے بھی پچھلے ماہ ايك اچھا سا مسلمان شخص ملا جو شادی شدہ بھی ہے اور اس كے دو بچے بھی ہيں، اور بعض اوقات ہماری ڈيوٹی اكٹھی ہوتی ہے اور اچھے دوست بھی ہيں اور ہم اس دوسرے كے بہت قريب بھی ہيں، ليكن ابھی تك كوئی حرام كام نہيں كيا، ميرے كچھ سوالات ہيں:
١ - كيا ميری پہلی عرفی شادی ابھی تك موجود ہے، ہم نے دو گواہوں اور ايك وكيل كی موجودگی ميں شادی كی تھی، ليكن مجھے يہ علم نہ تھا كہ يہ حقيقی شادی ہے اور پھر ميں شادی شدہ بھی تھی ؟
٢ - اب ميں اپنے خاوند سے طلاق لينا چاہتی ہوں، كيونكہ ميں اس سے محبت نہيں كرتی اور نہ ہی خاوند اور اپنی بچيوں كے ساتھ مسلسل جھوٹ بول سكتی ہوں ؟
٣ - اگر مجھے طلاق ہو جاتی ہے تو كيا ميرے ليے اس اچھے مسلمان دوست سے اسلامی شادی كر كے دوسری بيوی بننا جائز ہے، اور عدت كی مدت كتنی ہو گی ؟
٤ - اس نے مجھے بتايا ہے كہ اس كی پہلی بيوی كہتی ہے اگر اس نے دوسری شادی كی تو وہ اس سے طلاق لے كر بچوں سميت چلی جائيگی اس ليے ميں آپ سے شادی نہيں كر سكتا، تو كيا اس كی پہلی بيوی كو ايسا كرنے كا حق حاصل ہے ؟

میں نے چاہتی کہ میری وجہ سے اسے تکلیف اور اذیت سے دوچار ہونا پڑے کہ وہ اپنے خاندان سے دور رہے، اور خاندان کو ملنے نہ جائے، میں نہ تو اس سے مال حاصل کرنا چاہتی ہوں اور نہ ہی میں اس کے خاندان کا خسارہ اور نقصان کرنا چاہتی ہوں اور نہ ہی اس کی پہلی بیوی کے ساتھ کوئی برائی کرنا چاہتی ہوں، اور نہ ہی میں اس پر غیرت رکھتی ہوں بلکہ میں تو اس کی دوسری بیوی بن کر اس کے ملك میں بھی رہنے کے لیے تیار ہوں اور بعض اوقات اپنے ملك آ جایا کرونگی تا کہ اپنی بیٹیوں کو مل لیا کروں. اگر آپ اس موضوع میں میرا تعاون کرینگے تو میں آپ کی مشکور رہوں گی، اللہ تعالی آپ کی حسنات و نیکیوں میں اضافہ فرمائے.

الحمد للہ:

اول:
آپ کا اسلام پر بھروسہ کرنے اور اسلام کے احکام کے متعلق جاننے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا اسلام پر بھروسہ کرنا دین اسلام قبول کرنے کا باعث اور سبب بن جائے، اور آپ دین اسلام کے احکامات پر عمل کر کے اپنی زندگی بسر کریں، ہمیں آپ کی کلام سے یہ محسوس ہوا ہے کہ آپ حُسن اخلاق کی مالك ہیں، اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا یہ حسن خلق اللہ کے ساتھ بھی حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے کا سبب ہو گا، اور وہ اس طرح کہ آپ اللہ وحدہ لا شریك کی عبادت کریں، اور جس دین پر اللہ تعالی راضی ہے اور اسے مکمل کیا ہے آپ بھی اسے ہی اختیار کرینگی اللہ تعالی نے اس دین کی حفاظت بھی فرمائی ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی کمی و زیادتی نہیں ہونے دی، اور اسے تغیر و تبدل سے محفوظ رکھا ہے.

دوم:
عرفی شادی جس نے آپ ك واس نوجوان کے ساتھ مربوط کیا یہ باطل و ناجائز ہے، کیونکہ آپ شادی شدہ تھیں اور شادی شدہ عورت کا کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا صحیح نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی نے حرام کردہ عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

{ تم پر حرام کی گئیں ہیں تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے، اور حرام کی گئی ہیں شوہر والی عورتیں }النساء (٢٣ - ٢٤).

یعنی شادی شدہ عورتیں بھی حرام ہیں جو اپنے خاوند کے نکاح میں ہوں.

ہمیں تو اس جاہل قسم کے مسلمان شخص سے بہت تعجب ہو رہا ہے کہ وہ اپنے دین سے اس حد تك جاہل ہے، چنانچہ اس شادی کی کوئی قیمت نہیں، یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسی شادی ہوئی ہی نہیں، اور جس دن سے یہ عقد ہوا تھا اسی وقت سے باطل ہے.

اس بنا پر آپ اس نوجوا نکی بیوی ہی نہیں ہیں.

سوم:
ہمارے دین اسلام جائز ہے کہ بیوی اگر اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہو تو اس کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور وہ اس کے ساتھ ازدواجی زندگی نہیں گزار سکتی، اور اگر وہ اس کے ساتھ رہتی ہے تو خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا باعث بنے گی، اور اس کے ساتھ اکثر جھگڑا ہونے لگےگا، اور اگر وہ اس کو طلاق نہیں دیتا تو پھر بیوی کے لیے ایك اور بھی حل ہے جسے ہمارے دین اسلام میں خلع کا نام دیا گیا ہے، اور بیوی اپنے خاوند کو مہر واپس کرے گی پھر خاوند کو اسے طلاق دینے کا کہا جائیگا، تا کہ اس نقصان کو ختم کیا جا سکے جو خاوند کے ساتھ رہنے سے اسے ہو رہا ہے.

یہ حکم ہماری شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے، اور اس طلاق کی مشروعیت کی بنا پر ہماری شریعت پر بہت طعن کیا جاتا ہے، حالانکہ واقع یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہماری شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے.

چنانچہ بعض اوقات تو ان جھگڑوں میں طلاق بہترین حل ہوتا ہے جن میں صلح نہیں ہو سکتی.

جس طرح ہماری شریعت اسلامیہ نے مرد کے لیے اس کا حل طلاق بنایا ہے، تو اسی طرح عورت کے لیے اس کا حل خلع بنایا ہے.

چنانچہ آپ شریعت اسلامیہ کے ان محاسن پر غور کریں اور اپنی حالت کے متعلق سوچیں کہ آپ اس وقت اپنے خاوند کے ساتھ رہنے پر مجبور ہیں، کیونکہ آپ کا دین طلاق کی اجازت نہیں دیتا، لہذا آپ یہ دیکھیں کہ کونسی چیز حکمت و عقل کے قریب ہے ؟

اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ چیز آپ کو اسلام کے متعلق مزید تحقیق کرنے کی ترغیب دےگا، تا کہ آپ دین اسلام کی امتیازات سے واقف ہو سکیں، اور یہ جان لیں گی یہی دین اسلام ہی دین حق ہے، چنانچہ دین اسلام کے قبول کرنے کے لیے آپ کا شرح صدر ہوگا.

چہارم:

جب آپ کو اپنے خاوند سے طلاق ہو جائے تو پھر آپ اس مسلمان شخص یا پھر کسی اور کے ساتھ شادی کر سکتی ہیں، لیکن اس میں ایك شرط ہے کہ یہ شادی عدت گزرنے کے بعد ہو.

اور آپ کی عدت طلاق کی ابتدا سے تین حیض ہے، یا پھر اگر آپ حاملہ ہوں تو وضح حمل، ہم یہاں تنبیہ کرتے ہیں کہ عدت کے دوران شادی کرنا ہماری شریعت باطل ہے اور صحیح نہیں.

پنجم:

بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کو دوسری یا تیسری یا چوتھی شادی کرنے سے روکنا جائز نہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے مرد کے لیے چار عورتوں سے شادیاں کرنا مباح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے لیے کسی دوسری عورت کو طلاق دینے کی شرط رکھنے سے منع فرمایا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٢٧٢٧) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٤١٣).

یعنی جب مرد دوسری شادی کرنا چاہے تو اس دوسری بیوی کے لیے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس طرح وہ اپنی بہن پر زیادتی کا باعث بنےگی.

اور اسی طرح پہلی بیوی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ خاوند سے دوسری بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے، یا پھر بالکل اسے شادی کرنے ہی نہ دے.

اس مسئلہ میں ہماری شریعت مطہرہ کا حکم یہی ہے، لیکن اکثر لوگ اپنی جہالت یا دینی احکام کی تعظیم نہ کرنے کے باعث اس حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اللہ تعالی انہیں ہدایت نصیب کرے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی پریشانی دور فرمائے، اور آپ کو اس کی توفیق دے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور جس پر راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .